عِرفانِ مذہب ومَسلک

سَوادِاعظم اہلِ سُنّت وجماعت کے مذہبِ قوِیم وصراطِ مستقیم کے تابندہ نقوش

طبعِ جدید مع اضافہ مُفید

تالِیف

یٰسٓ اختر مصباحی

دارُالقلم، ذاکرنگر، نئی دہلی
09350902937

طابع وناشر

دارُالقلم-66/92 قادری مسجد روڈ، ذاکرنگر (جوگابائی ایکسٹینشن)
اوکھلا، نئی دہلی - 110025 (انڈیا)
فون: 011-26986872

تفصیلات

نامِ کتاب	عِرفانِ مذہب ومَسلک
مؤلِّف	یٰسٓ اختر مصباحی
زیرِاہتمام	دارُالقلم، ذاکرنگر، دہلی
طبعِ اول	شعبان۱۴۳۴ھ جون۲۰۱۳ء
مختلف مقامات سے متعدد ایڈیشن کے بعد	
طبعِ جدید مع اِضافہ مُفید (طبعِ اول)	ذی قعدہ۱۴۳۴ھ/ستمبر۲۰۱۳ء
طبعِ جدید مع اِضافہ مُفید (طبعِ دوم)	جمادی الاولیٰ۱۴۳۵ھ/مارچ۲۰۱۴ء
صفحات	تین سوچار(۳۰۴)
تعدادِاِشاعت	اِکیس سو (2100)
قیمت	سوروپے (=/100)

انتباہِ ضروری

دہلی، بمبئی، کلکتہ، لکھنؤ سے جون۲۰۱۳ء میں ’’عرفان مذہب ومسلک‘‘ کی متعدد اِشاعتیں ہوئیں۔ علاوہ ازیں ماہنامہ کنزالایمان دہلی وماہنامہ جامِ نور دہلی وسالنامہ ’’کاروانِ رئیس القلم‘‘ دہلی نے بھی اسے مکمل شائع کیا۔ اضافہ شدہ ایڈیشن ماہِ ستمبر۲۰۱۳ء میں دہلی اور نومبر۲۰۱۳ء میں کان پور (یوپی) سے شائع ہونے کے بعد اب اضافۂ مزید کے ساتھ مارچ۲۰۱۴ء میں اسے دہلی سے شائع کیا جارہا ہے۔ واضح رہے کہ پہلے ایڈیشن کا مَتن، بعد کے ہر ایڈیشن میں باقی رکھا گیا ہے۔ صرف توضیح وتشریح کا اضافہ کیا گیا ہے۔ مصباحی

طابع وناشر

دارُالقلم-66/92 قادری مسجد روڈ، ذاکرنگر (جوگابائی ایکسٹینشن)
اوکھلا، نئی دہلی - 110025 (انڈیا)
فون: 011-26986872

پیدا کیا جائے۔

جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ شعوری اور غیر شعوری طور پر اسلاف و اکابرِ اسلام کے مَحاسِن وفضائل کو اپنے اندر جذب کر لینے کا فطری عمل، خود اِنھیں بہت سے اوصاف ومَحامِد سے مُتّصِف کر کے اِنھیں علمی وعملی بلندیوں سے ہم کنار کر دے گا۔ اور یہ صِرف اپنے ہم عصروں کے لئے نہیں بلکہ اپنے بعد والوں کے لئے بھی ایک بہترین نمونۂ علم وعمل اور پیکرِ اخلاق وکردار بَن کر اپنی امانت ووراثت کو آنے والی نسل تک منتقل کرتے رہیں گے۔

اِس سلسلے میں عصری اسلوب سے ہم آہنگ لِٹریچرس، توسیعی خطابات، سَمَرْ کِلاسِز، سمینار اور انعامی مقابلے، نہایت مؤثر ومفید کردار ادا کر سکتے ہیں۔ اور جہاں جس طرح ممکن ہو اِن کے ذریعہ طلبہ کی ذِہنی صلاحیت کی نشو ونما اور فکری بیداری کا ماحول بنا کر طلبہ کے مستقبل اور اِن کی شخصیت کی تعمیر بہت آسانی کے ساتھ کی جا سکتی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ہم ''سَوادِ اعظم اہلِ سُنَّت وجماعت'' ہیں اور قرآن وحدیث میں صراحۃً، مومن ومسلم کے ہمارے مَنصوص ناموں کے بعد، حدیثِ نبوی عَلٰی صَاحِبِہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے ماخوذ ومُستنبط یہ نام ''سَوادِ اعظم اہلِ سُنَّت وجماعت'' صدیوں سے ہمارے اسلاف واکابرِ اسلام اپنی تحریر وبیان کے ذریعہ استعمال کرتے چلے آرہے ہیں۔

جو مسلمان، اِعتقاداً ماتُریدی یا اَشعری ہیں۔ فقہی مذاہبِ اربعہ میں سے کسی ایک کے مقلِّد حنفی یا شافعی یا مالکی یا حنبلی ہیں۔ اور کسی صحیح سلسلۂ طریقت سے وابستہ قادری یا چشتی یا نقشبندی یا سہروردی یا رِفاعی یا شاذلی وغیرہ ہیں۔ وہ سب سَوادِ اعظم میں داخل اور اُس کے مختلف طبقات ومسالک میں شامل ہیں۔

اِسی طرح وہ عامّۂ مسلمین جو کسی سلسلۂ طریقت سے وابستہ نہیں مگر صحیحُ الاعتقاد ہیں وہ بھی سَوادِ اعظم اہلِ سُنَّت وجماعت کا حصہ اور اُس کے نہایت قابلِ قدر اَفراد ہیں۔

یہ مبارک ومسعود اِصطلاحی نام ''سَوادِ اعظم اہلِ سُنَّت وجماعت'' ہم سے ہر لمحہ اِس بات کا متقاضی ہے کہ سُنَّتِ نبوی وجماعتِ مبارکہ سَوادِ اعظم اہلِ سُنَّت وجماعت سے ہر لحظہ وہر آن،

پورے طور پر وابستہ رہ کر ہم اپنی زندگی گذاریں اور دوسروں کو بھی ہمیشہ اسی کی پیروی اور اِتباع کی دعوت دیتے رہیں کہ اِسی میں اور اسی کے ساتھ اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلّٰی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی وہ رضا وخوشنودی ہے جو فلاحِ دارَین اور سعادتِ کونَین سے ہمیں مالا مال اور سرفراز کر دے گی۔

اِس جماعتِ مبارکہ ''سَوادِ اعظم اہلِ سُنَّت وجماعت'' سے مُنحرِف جتنے بھی فِرَق واَحزاب، اور جو بھی عقائد واَفکارِ باطلہ اِس دنیا کے کسی گوشے میں موجود ہیں اُن سے دور ونفور رہنے میں ہی ہماری کامیابی اور بھلائی ہے۔

ہماری مسلسل اور ہمہ وقتی ذِمَّہ داری یہ بھی ہے کہ مسلم معاشرے کو فِرَقِ باطلہ کی ہر سازش وکوشش سے محفوظ رکھ کر ہر پیدا شدہ فتنہ کو ناکام ونامُراد بنانے کے ساتھ سَوادِ اعظم اہلِ سُنَّت وجماعت کی ہمہ جہت رہنمائی اور ہدایت وقیادت کا بھی فریضہ انجام دیتے رہیں تا کہ ہمارے افراد اپنے مذہب ومسلک سے منسلک ومطمئن ومُستقیم رہنے کے ساتھ کسی دوسرے خیمے کا کبھی رُخ ہی نہ کر سکیں۔

سَوادِ اعظم اہلِ سُنَّت وجماعت اگرچہ ہر دَور میں کثیرُ التَّعداد رہے ہیں لیکن سَوادِ اعظم ہونے کا اصل پیمانہ، کثرت وقِلّتِ تعداد نہیں بلکہ اِتباعِ حق وہدایت ہے۔ اور اہلِ حق وہدایت ہی ہمیشہ سَوادِ اعظم رہیں گے۔ خواہ وہ کسی دَور میں قلیلُ التَّعداد کیوں نہ ہو جائیں۔

یہاں یہ حقیقت ذہن نشین رہے کہ سَوادِ اعظم اہلِ سُنَّت وجماعت کے کسی باہمی فرعی اختلاف کے موقع پر یہ کہنا غلط اور بالکل غلط ہوگا کہ: اگر چند افراد بھی حق پر ہوں تو وہی سَوادِ اعظم ہیں۔''

ہاں! اہلِ باطل کے بِالمقابل یہ کہنا صحیح اور بالکل صحیح ہوگا۔ کیوں کہ جو اہلِ باطل کسی دَور میں بھی اہلِ سُنَّت کے عقائدِ قطعیہ اِجماعیہ کے مخالف ہیں وہ سَوادِ اعظم میں داخل ہی نہیں ہیں۔ اور جو اہلِ سُنَّت واہلِ حق جُملہ عقائدِ قطعیہ اِجماعیہ میں متفق ومتحِد ہیں وہ سَوادِ اعظم میں داخل ہیں اور کسی اَمرِ فرعی میں ان کا کوئی اختلاف، اُن میں سے کسی کو بھی سَوادِ اعظم سے خارج کرنے کا باعث ہو ہی نہیں ہو سکتا ہے۔ فَافْہَمْ وَتَدَبَّرْ۔

اہلِ سُنَّت وجماعت کے جُملہ طبقات ومسالک ''سَوادِ اعظم'' میں شامل ہیں۔ اور اہلِ سُنَّت

وجماعت ہی سَوادِ اعظم ہیں۔ چنانچہ امام المُحدِّثین، شیخ عبدالحق محدِّث دہلوی (وصال ۱۰۵۲ھ)
تحریر فرماتے ہیں:

وبالجملہ سَوادِ اعظم، در دینِ اسلام، مذہبِ اہلِ سُنَّت وجماعت است۔"

(ص ۱۵۲۔ اَشِعَّۃُ اللَّمعات۔ بابُ الْاِعتِصَام)

ترجمہ:۔ دینِ اسلام میں مذہب اہلِ سُنَّت وجماعت ہی سَوادِ اعظم ہے۔"

سیفُ اللہ المسلول، علاّمہ فضلِ رسول عثمانی بدایونی (وصال ۱۲۸۹ھ/۱۸۷۲ء) ارشاد فرماتے ہیں:

اور وہ سَوادِ اعظم، عقائد میں اَشعَرِی، ماتُرِیدی اور فقہ میں حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی ہیں۔ جو
ان کے سِوا ہے وہ جماعت سے خارج اور سَوادِ اعظم کا تارِک اور دین کا مارِق ہے۔"

(ص ۱۰۔ سیفُ الجبار۔ مولّفہ علاّمہ فضل رسول عثمانی بدایونی۔ مطبوعہ بدایوں)

شرعی اصول وضوابط کے اِلتزام کے ساتھ حالاتِ زمانہ کی رعایت صرف فقہی
احکام ومسائل کے لئے مختص نہیں بلکہ دعوتی واصلاحی اُمور ومعاملات میں بھی اُن کی
رِعایت، ضروری ہے۔ جس کی تلقین وہدایت قرآن حکیم میں اِس طرح فرمائی گئی ہے:

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ وَجَادِلْھُمْ
بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ ۔ (سورۂ نحل۔ آیت ۱۲۵)

اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکّی تدبیر اور اچھی نصیحت سے اور ان سے اُس
طریقے پر بحث کرو جو سب سے بہتر ہو۔"

سامع ومخاطَب کے مزاج ومعیار کو مدِّنظر رکھ کر تدبیر ومصلحت ونصیحت و
خیر خواہی کے ساتھ دعوت وتبلیغ واصلاح اور وعظ وبیان کا حکم دیا گیا ہے۔ یہ نہیں کہ
دعوتِ حکمت وموعظت کے بیان کردہ طرز وطریق سے کوئی سروکار ہی نہ
ہو اور بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ کو نظر انداز کرتے ہوئے صرف جَادِلْھُمْ پر کوئی شخص،
کمر بستہ ہو۔

کتبِ فقہ واصول میں تغیُّراتِ زمان ومکان سے بعض احکام ومسائل میں تغیُّر وتبدُّل کا

ضابطہ وکُلّیہ پوری صراحت ووضاحت کے مسطور ومذکور ہے۔ اور فُقَہا ومفتیانِ کرام کا اسی کے
مطابق ہمیشہ عمل بھی رہا ہے۔

عربی زبان کے قدیم فقہی مَراجع ومآخذ کے ساتھ اردو زبان کی فقہی کتب، مثلاً: فتاویٰ رضویہ
وفتاویٰ امجدیہ وفتاویٰ مصطفویہ وغیرہ کا مطالعہ کر کے بھی اِس حقیقت کو اچھی طرح سمجھا جاسکتا ہے۔

بِحَمْدِہٖ تَعَالٰی جس طرح دینِ اسلام، آخری دین ہے اُسی طرح اس دینِ اسلام کی
شریعت بھی آخری شریعت ہے۔ اب قیامت تک نہ کوئی نیا دین آئے گا نہ شریعتِ اسلامی کے سِوا
کوئی نئی شریعت ہوگی۔

ہماری اِس شریعتِ مطہَّرہ کے جو احکام ومسائل، حلال وحرام سے متعلق ہیں اُنھیں
"فقہِ اسلامی" کہا جاتا ہے۔ اِس "فقہِ اسلامی" کے اصول وضوابط ہمارے ائمۂ کرام
ومجتہدینِ عِظام نے کتاب وسُنَّت کی روشنی میں دوسری تیسری صدی ہجری میں ہی مدوَّن
ومرتَّب کر دیے ہیں۔ جنھیں "اصولِ فقہ" کہا جاتا ہے۔

"فقہِ اسلامی" کا جُزوِ اَہم واعظم "فقہِ حنفی" ہے جو امامُ الائمہ، کاشِفُ الغُمَّہ، سیدُنا الامام
ابوحنیفہ النُّعمان (ولادت ۸۰ھ۔ وصال ۱۵۰ھ) رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی طرف منسوب
ہے۔ اپنی جامعیت واِفادیت کی وجہ سے یہ فقہِ حنفی، عالَمِ اسلام کے تقریباً جُملہ بلاد واَمصار میں
معروف ومقبول ہے اور کروڑوں مسلمانانِ عالَم اِسی "فقہِ حنفی" کے مقلِّد اور اسی کی ہدایات
وتعلیمات کے پابند ہیں۔

مسلم معاشرہ کے اِنفرادی واجتماعی اُمور ومعاملات سے نظمِ مملکت وحکومت تک کے ہر شعبہ کی
کامل رہنمائی میں یہ "فقہِ حنفی" اپنی مثال آپ ہے۔

شرائطِ اجتہاد آج کے فُقہا وعلماے کرام میں اگرچہ موجود نہیں ہیں مگر مجتہدینِ کرام کے
وارِث ونائب ہونے کی حیثیت سے موجودہ فُقہا وعلماے کرام بھی اصولِ مقرَّرہ کی روشنی میں
عصرِ حاضر کی رہنمائی کرتے ہوئے حوادث ومسائلِ جدیدہ میں اِستنباط واِستخراجِ احکام کا فریضہ
بخوبی انجام دیتے چلے آرہے ہیں۔ اور یہ سلسلۂ خیر وبرکت، قیامِ قیامت تک اسی طرح باقی
اور جاری رہے گا۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی۔

اس کے بعد عُلماے دیوبند نے اہلِ سُنّت کو ''بریلوی'' کہنا شروع کیا جس سے اُن کی
مُراد یہ ہُوا کرتی تھی اور اب بھی وہ اس سے یہی مُراد لیتے ہیں کہ ہم ''سنّی'' اور یہ ''بریلوی'' ہیں۔
سفرِ حج وزیارت کے موقع پر ۳۱/اگست ۱۹۸۶ء کو مکّہ مکرَّمہ میں جانشینِ مفتیِ اعظم
،حضرت مولانا محمد اختر رضا قادری رضوی ازہری کی گرفتاری کا واقعہ بیان کرتے ہوئے مولانا
محمد شہاب الدین رضوی بریلوی اپنی کتاب ''حیاتِ تاج الشریعہ'' میں بزبانِ حضرت ازہری
میاں، یہ تحریر کرتے ہیں کہ:

..........دس بجے پھر سی آئی ڈی سے گفتگو ہوئی۔ اس نے مجھ سے پوچھا کہ:
ہندوستان میں کتنے فرقے ہیں؟
میں نے شیعہ، قادیانی وغیرہ چند فرقے گنائے۔ اور میں نے واضح کیا کہ امام احمد رضا
فاضلِ بریلوی نے قادیانیوں کا رَد کیا ہے ۔ اور ان کے رَد میں چھ (۶) رسالے ''جَزَاءُ اللّٰہ
عَدُوَّہٗ ، قَھْرُالدَّیَّان، اَلسُّوءُ وَالْعِقَاب وغیرہ لکھے ہیں۔
ہم پر کچھ لوگ یہ تہمت لگاتے ہیں اور آپ کو بتایا ہے کہ ہم اور قادیانی ایک ہیں۔
یہ غلط ہے۔ اور وہی لوگ ہمیں ''بریلوی'' کہتے ہیں۔ جس سے وہم ہوتا ہے کہ ''بریلوی''
کسی نئے مذہب کا نام ہے۔ ایسا نہیں ہے بلکہ ہم ''اہلِ سُنَّت وجماعت'' ہیں۔
سی آئی ڈی کے پوچھنے پر میں نے بتایا کہ:
امام احمد رضا فاضل بریلوی نے کسی نئے مذہب کی بنیاد نہیں ڈالی، بلکہ اُن کا مذہب وہی تھا جو
سرکار محمد مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور صحابہ و تابعین اور ہر زمانے کے صالحین کا مذہب ہے۔
اور یہ کہ ہم اپنے آپ کو ''اہلِ سُنَّت وجماعت'' کہلوانا ہی پسند کرتے ہیں۔ اور ہمیں اِس
مقصد سے ''بریلوی'' کہنا کہ ہم کسی نئے مذہب کے پَیرو ہیں، ہم پر بہتان ہے۔''

(ص۴۲۔ ''حیاتِ تاج الشریعہ'' مؤلّفہ مولانا شہاب الدین رضوی بریلوی۔ مطبوعہ اسلامک ریسرچ سنٹر۔
۵۸ کسگران۔ سوداگران۔ بریلی شریف۔ طبع دوم صفر المظفر ۱۴۳۴ھ/۲۰۱۳ء)

''میں بارہا یہ کہہ چکا ہوں کہ:
''بریلوی'' کوئی مذہب نہیں ہے۔ اور اگر کوئی نیا مذہب بنام ''بریلوی'' ہے تو مَیں اس سے

بَری ہوں۔'' (ص۴۳ وص۴۴۔ حیاتِ تاج الشریعہ، مطبوعہ بریلی)
''اِقرار نامہ میں میرے مطالبہ پر اُس نے یہ اضافہ کیا کہ:
''بریلویت'' کوئی نیا مذہب نہیں ہے۔ اور ہم لوگ اپنے آپ کو ''اہلِ سُنَّت وجماعت'' ہی
کہلوانا پسند کرتے ہیں۔'' (ص۴۴۔ حیاتِ تاج الشریعہ۔ مطبوعہ بریلی)

۱۹۸۵ء میں ''حجاز کانفرس'' لندن، انگلینڈ میں ہوئی تھی جس میں حضرت مولانا شاہ
احمد نورانی وحضرت علاّمہ ارشد القادری وحضرت مفتی اختر رضا ازہری وحضرت مولانا قمر الزماں
اعظمی وحضرت مولانا شاہد رضا نعیمی وغیرھُم شریک تھے۔ مختلف تجاویز کے ساتھ اس حجاز کانفرس
میں ایک تجویز یہ بھی پاس ہوئی تھی کہ ''رابطۂ عالَمِ اسلامی، مکّہ مکرَّمہ'' میں ہندوپاک و برطانیہ کے
عُلماے اہلِ سُنَّت وجماعت کو بھی نمائندگی دی جائے۔ حضرت ازہری میاں فرماتے ہیں:

''سی آئی ڈی کے پوچھنے پر میں نے بتایا کہ:
لندن کے اس اجلاس میں جس میں مَیں شریک تھا، بنام ''بریلویت'' مسائل
پر مباحثہ نہ ہوا۔ بلکہ اتحادِ اسلام اور تنظیم المسلمین پر تقاریر ہوئیں۔ اور اس جلسہ کا
خرچ وہاں کے سنّی مسلمانوں نے اٹھایا۔ اور اس میں یہ مطالبہ کیا گیا کہ:
امام احمد رضا فاضل بریلوی کے پَیرو اہلِ سُنَّت وجماعت کو ''رابطۂ عالَمِ
اسلامی'' میں نمائندگی دی جائے۔ جس طرح ندویوں وغیرہ کو رابطہ میں نمائندگی،
حاصل ہے۔
سی آئی ڈی کے پوچھنے پر میں نے بتایا کہ: یہ تجویز باتفاقِ رائے پاس
ہوئی تھی۔''

(ص۴۴۔ ''حیاتِ تاج الشریعہ'' مؤلّفہ مولانا شہاب الدین رضوی بریلوی۔ مطبوعہ اسلامک ریسرچ سنٹر۔
۵۸ کسگران۔ سوداگران۔ بریلی شریف۔ طبع دوم صفر المظفر ۱۴۳۴ھ/۲۰۱۳ء)

اِس سے چند ماہ پیشتر، سفرِ پاکستان کے موقع پر جناب ابوزاہد نظامی نے آپ سے ایک
انٹرویو لیا تھا۔ دورانِ گفتگو، محمد صدیق زاہد صاحب نے بھی آپ سے ایک سوال کیا کہ: